روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۹ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ، ۱۶ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۱۶ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۵۷

عقل حقیقت میں تقویٰ کا دوسرا نام ہے

"میں ہمیشہ زور دیا کرتا ہوں کہ عقل حقیقت میں تقویٰ کا دوسرا نام ہے، سوائے اس کے کہ کسی کو ذہنی صلاحیتیں عطا نہ ہوئی ہوں۔ وہ الگ مسئلہ ہے .... میرے ذہن پر یہ بات خوب روشن ہے کہ ان دونوں کے اندرونی تعلقات کیا ہیں۔ لیکن بیرونی نظر سے عمومی طور پر دیکھا جائے تو عقل اور تقویٰ ایک ہی چیز کے دو نام قرار دیئے جا سکتے ہیں۔"

(ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرو۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے۔ عنایت علی نے دعا کی ضرورت سمجھی اور خواجہ علی کو بھیج دیا کہ آپ جاکر دعا کرائیں۔ کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہوسکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا۔ ممکن نہیں کہ فائدہ اٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اٹھائے گا۔ ایسے ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہوگیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دعا کے لئے آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دکان سے مل گیا۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹)

حضور انور کا منظور کردہ منصوبہ

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوادیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

والدین اور اساتذہ بچوں کی نگرانی کی طرف توجہ کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"حضرت امام جماعت (الاوّل) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ ایک امیر آدمی کو نصیحت کی کہ قرآن مجید پڑھا کرو۔ کیونکہ ہر روحانی مرض کا علاج اس میں ہے۔ میرے نصیحت کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں سمجھا کہ اس پر بہت اثر ہوا ہے۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا کہ آپ مجھے قرآن مجید تحفہ کے طور پر دے دیں تو میں پڑھا کروں گا۔

مجھے حیرت ہوئی کہ یہ شخص لاکھوں روپے کا مالک ہے لیکن قرآن کے متعلق کہتا ہے کہ اگر تحفہ کے طور پر مل جائے تو میں پڑھ لوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے کہ اس نے تمام قیمتی اشیاء مفت رکھی ہیں اور ان قیمتی چیزوں میں سے جو بغیر قیمت کے ملتے ہیں بچے بھی ہیں مگر بہت تھوڑے لوگ ہیں جو بچوں کو قیمتی چیز سمجھتے اور ان کی زندگی بنانے کی فکر کرتے ہیں۔ اگر ان کی بھینس یا بکری بلکہ میں کہتا ہوں اگر مرغی بھی بیمار ہو جائے تو انہیں اس کے علاج کا فکر لاحق ہوتا ہے لیکن بچے کی زندگی خراب مجلسوں میں بیٹھ کر یا بری عادات میں پڑ کر یا ان پڑھ رہ کر خراب ہو جائے۔ اس کی انہیں ذرا پرواہ نہیں ہوتی۔ اگر ان کی بھینس کا دودھ سوکھنا شروع ہو جائے تو سب گھبرا جاتے ہیں کہ پتہ نہیں بھینس کا دودھ کیوں سوکھ رہا ہے۔ گھر میں مشورے ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ فلاں سے علاج پوچھو۔ فلاں کو بھینس دکھاؤ۔ فلاں قوم بھینسیں رکھتی ہے۔ ان سے مشورہ پوچھو۔ غرضیکہ گھر میں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن بچے کا دماغ سوکھتا چلا جاتا ہے اس کے لئے کسی کو فکر پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس کی حالت کی درستی کے لئے کسی سے مشورہ نہیں کیا جاتا اور اس لاپرواہی کے نتیجہ میں بچوں کی زندگیاں خراب ہو جاتی ہیں۔ اگر گھر میں والدین بچوں کی نگرانی کی طرف توجہ کریں۔ انہیں وقت پر سلائیں وقت پر جگائیں۔ نمازوں کے لئے انہیں (بیوت الذکر) میں بھیجیں۔ سکول میں انہیں وقت پر بھیجیں۔ ادھر سکول میں اساتذہ توجہ کریں اور بچوں کو پڑھائی میں پورے طور پر مشغول رکھیں کھیل کے وقت ان کو کھیل میں مصروف رکھیں تو بچوں کی تعلیم و تربیت کا سوال بہت حد تک خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ بچوں کی تعلیمی حالت بھی اچھی ہوگی اور جسمانی لحاظ سے بھی وہ صحت ور ہونگے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر نبوت ۱۳۷۰ ہش ۔۔۔ ۱۶ر نومبر ۱۹۹۱ء

عبادت کی لذّت

انسانی فطرت ایسی ہے کہ بے مزہ چیز کو برداشت تو کر لیتی ہے لیکن بددلی کے ساتھ۔ جی یہی چاہتا ہے کہ جو کچھ بھی ہو اس میں مزہ آنا چاہیئے۔ کہا جا سکتا ہے کہ بہت سی باتیں تو کی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ ان میں مزہ آتا ہے۔ بلکہ دوسری باتوں سے مزہ والی باتیں زیادہ کی جاتی ہیں۔ البتہ اگر طبیعت ٹھیک نہ ہو تو وہی چیزیں بُری لگنے لگتی ہیں۔ یا ان کی طرف سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:-

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادت اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہیئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دُنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے رکھا نہ ہو"

مطلب یہ ہے کہ عبادات اور تقویٰ اور دینداری میں بھی اللہ تعالیٰ نے حظ رکھا ہے۔ اور ان باتوں کو صحیح رنگ میں بجالانے سے لذّت محسوس ہوتی ہے۔ اس بات کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر لذّت نہیں آرہی۔ انسان ان سے حظ نہیں اٹھا رہا تو یقیناً اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ یا اسے ان اعمال کے صحیح طور پر بجا لانے کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہیں۔ عبادات میں تو مزہ اور لذّت ایسا ہو سکتا ہے کہ اسے دُنیا کے کسی مزہ اور لذت سے مشابہت نہ دی جا سکے۔ آخر ایک سرے پر انسان ہے اور دوسرے پر خدا تعالیٰ کی ذات۔ جب دونوں کا آپس میں تعلق ہو گا جب انسان دل لگا کر عبادات بجا لائے گا اور خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا تو اسے جو لذّت حاصل ہو گی اس کا کسی اور لذت سے کس طرح مقابلہ کیا جا سکے گا۔ انسان دُنیا کی ذرا سی چیز پا کر خوش ہو جاتا ہے اور بعض اوقات پھولا نہیں سماتا۔ اور اگر اسے خدا اپنے سامنے نظر آ جائے اور وہ یہ محسوس کرے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اتنا قریب ہو گیا ہے جتنا کہ انسان کی استطاعت میں ہے اور اب خدا تعالیٰ اس کی پشت پناہ ہے اور اس کے ہر کام میں اس کا مددگار ہے۔ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے۔ تو وہ خوش کیوں نہیں ہو گا۔ اسے اس بات میں لذّت کیوں محسوس نہیں ہو گی اور دُنیا بھر کی لذّتوں سے یہ لذّت زیادہ کیوں نہ ہو گی۔ پس ہم میں سے ہر شخص کو یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ عبادات میں ایک لذت ہے اور اس لذّت کا حاصل کرنا ہی حقیقی طور پر عبادات کا بجا لانا ہے۔

میں نے پوچھا ہے صرف آپ کا حال
آپ نے داستاں سُنا دی ہے
مختصر بات کی پڑے عادت
میں نے یہ آپ کو دُعا دی ہے
ابوالاقبال

لُغت شناس نہ کوئی سخن طراز ملے
ملے تو پھر کوئی دانائے حرفِ راز ملے

خدا کرے کہ یہ فیضِ جنونِ عشق مجھے
متاعِ درد ملے، سوزِ جاں گداز ملے

نہ صوفیوں میں نہ پیرانِ خانقاہ میں تجھے
رہِ وفا میں جو رندانِ پاکباز ملے

سُنی ہیں ہم نے وفا کی کہانیاں کیا کیا
وہ کون تھے جنہیں محمودؔ اور ایاز ملے

نہیں ملا تو مجھے میرے زخم کا مرہم
یہ اور بات کہ لاکھوں کرشمہ ساز ملے

مرے خدا کو مرے سامنے جو لے آئے
خدا کرے کبھی ایسی مجھے نماز ملے

وہ جس کی لَے سے ہم آہنگ ہوں طیورِ چمن
مرے چمن کو کوئی ایسا نَے نواز ملے

ملا ہے جو بھی اُنہی سے ملا خُدا کی قسم
جو اس جہان میں ہر شَے سے بے نیاز ملے

میں اُس دیار کی ہوں جستجو میں سرگرداں
نہ این و آں میں جہاں کوئی امتیاز ملے

یہ کاش حضرتِ اقبال سے کوئی پوچھے
کہاں کہاں اُنہیں شاہین و شاہباز ملے

ہزاروں جسم ٹٹولے گئے، مگر محمودؔ
نہ جاں گداز ملی ہے، نہ دل گداز ملے

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

طہارت النفس و شفقت علی النفس

حضرت سیدنا فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

"بہت سے انسان اپنی حماقت سے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان کر لیتے ہیں اور اپنے نزدیک اسے خوبی سمجھتے ہیں وہ دراصل برائی ہوتی ہے اور اس پر عامل ہو کر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بہت سے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو خواہ مخواہ کی مشقت میں ڈال کر تکلیف دیتے ہیں اور اسے فخر سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک ذریعہ جانتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا کوئی آسان امر نہیں۔ پہلے انسان پوری طرح سے اپنے نفس کو مارے اور اپنے ہر فعل اور قول کو اس کی رضا کے مطابق بنائے۔ اپنی خواہشات کو اس کے لئے قربان کر دے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کے منشاء کے مقابلہ میں مٹا دے۔ اپنے ارادوں کو چھوڑ دے۔ اس کی خاطر ہر ایک دکھ اور تکلیف اٹھانے کو تیار ہو جائے اس کے مقابلہ میں کسی چیز کو خاک عظمت نہ دے اور جس چیز کے قرب سے اس سے دوری ہو اسے ترک کر دے۔ اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائے تب ہی انسان خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر سکتا ہے اور جب اس کا فضل نازل ہو تو اس کی رحمت کے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں۔ اور وہ ان اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جو اس سے پہلے اس کے واہمہ میں بھی نہیں آتے تھے۔ اور یہ حالت انسان کے لئے ایک جنت ہوتی ہے جسے اسی دنیا میں حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انعامات کا ایسے ایسے رنگ میں مطالعہ کرتا ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے اور جنت کی تعریف ان کشوف پر صادق آتی ہے کہ

مالا عین رأت ولا اذن سمعت

لیکن باوجود اس بات کے پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ مشقت اٹھانے سے حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سے انسان اپنی عمر کو رائگاں کر دیتے ہیں اور کسی اعلیٰ درجہ پر نہیں پہنچتے۔ ہندوؤں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اپنے ہاتھ سکھا دیتے ہیں ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو سردیوں میں پانی میں کھڑے رہتے ہیں اور گرمیوں میں اپنے ارد گرد آگ جلا کر اس کے اندر اپنا وقت گذارتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں کہ جو سارا دن سورج کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے ہیں اور جدھر سورج پھرتا جائے اور ان کی نظر اس کے ساتھ پھرتی جاتی ہے پھر ایسے بھی ہیں جو نجاست اور گندگی کھاتے ہیں مردوں کا گوشت کھاتے ہیں غرض کہ طرح طرح کی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور ان کا منشاء یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کو پالیں لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ بجائے روحانیت میں ترقی کرنے کے اور گرتے جاتے ہیں۔ مسیحیوں میں بھی ایک جماعت پادریوں کی ہے جو نہانے سے پرہیز کرتی ہے نکاح نہیں کرتی صوف کے کپڑے پہنتی اور بہت اقسام طیبات سے محترز رہتی ہے لیکن اس سے وہ نور قلب عطا نہیں ہوتا جس سے سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ انہیں حاصل ہو گیا بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان لوگوں کے اخلاق عام مسیحیوں کی نسبت گرے ہوئے ہوتے ہیں... بعض لوگ طیبات سے پرہیز کرتے ہیں اپنے نفس کو خواہ مخواہ کی مشقتوں میں ڈالتے ہیں لیکن پھر بھی کوئی کمال حاصل نہیں ہوتا۔ غرضیکہ جس طرح بغیر محنت و کوشش کے خدا تعالیٰ نہیں ملتا اسی طرح اپنے نفس کو بلا فائدہ مشقت میں ڈالنے سے بھی خدا نہیں ملتا بلکہ الٹا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ جنہوں نے اول اول تو شوق سے سخت سے سخت محنت اٹھا کر بعض عبادات کو بجا لانا شروع کیا اور اپنے نفس پر وہ بوجھ رکھا جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اور آخر تھک کر ایسے چور ہوئے کہ عبادت تو کجا خدا تعالیٰ کی ہستی سے ہی منکر ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ اگر کوئی خدا ہوتا تو ہماری ان محنتوں کو ضائع کیوں کرتا۔ ہم تو اس کوشش و محنت سے ورد وظائف کرتے رہے لیکن وہاں سے ہمیں کچھ اجر بھی نہیں ملا اور آسمان کے دروازے چھوڑ کر آسمان کی کوئی کھڑکی بھی ہمارے لئے نہیں کھلی اور جب یہ شکوک ان کے دلوں میں پیدا ہونے شروع ہوئے تو وہ گناہوں پر دلیر ہو گئے اور وعظ و پند کو بناوٹ سمجھ لیا اور خیال کر لیا کہ ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں وہ بھی ہماری ہی طرح تھے اور (اللہ بچائے) ان کے دل ہماری طرح ہی تاریک تھے۔ اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے

ان واقعات سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بے فائدہ مشقت بھی خطرناک ہوتی ہے اور نفس کو ایسے ابتلاؤں میں ڈالنا کہ جو غیر ضروری ہیں بجائے فائدہ کے مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اپنے صحابہ کو روکتے تھے کہ وہ اپنے نفوس کو حد سے زیادہ مشقت میں نہ ڈالیں چنانچہ لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ ایک دوست کے ہاں گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ سارا دن روزہ رکھتا ہے اور رات کو تہجد میں وقت گذارتا ہے۔ اس پر انہوں نے انہیں ڈانٹا جس پر یہ معاملہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا اس نے ٹھیک ڈانٹا۔ کیونکہ انسان پر بہت سے حقوق ہیں انکا پورا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ثابت کرتا ہے کہ آپؐ ہمیشہ احکام الٰہی کے پورا کرنے میں چست رہتے اور ایسے جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے کہ جوان جوان صحابہؓ آپؐ کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ جیسا کہ میں بالتفصیل آپ کی عبادت کے ذکر میں لکھ آیا ہوں۔ لیکن باوجود اس کے آپؐ آسان راہ کو قبول کرتے اور اپنے نفس کو بے فائدہ دکھ نہ دیتے۔ حضرت عائشہؓ آپؐ کے اعمال کی نسبت فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دو باتوں میں اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے اسے تمسک کیا جو دونوں میں سے آسان تر تھی۔ بشرطیکہ گناہ نہ ہو اور اگر کسی کام میں گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ آپ اس سے بچتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آسان راہ کو اختیار کرتے تھے اور تکلیف میں اپنے آپ کو نہ ڈالتے۔ ایک خیال جو اس حدیث سے پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا آپؐ خدا کے راستہ میں مشقت نہ برداشت کر سکتے تھے (اللہ تعالیٰ کی ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں) اس کا رد بھی خود حضرت عائشہؓ نے فرما دیا کہ یہ بات اسی وقت تھی کہ جہاں دین کا معاملہ نہ ہو۔ اگر کسی موقعہ پر آسانی اختیار کرنا دین میں نقص پیدا کرتا ہو تو پھر آپ سے زیادہ اس آسانی کا دشمن کوئی نہ ہوتا۔

یہ وہ کمال ہے جس سے آپ کی ذات تمام انبیاء پر فضیلت رکھتی ہے کہ وہ اپنے اپنے رنگ میں کامل تھے لیکن آپ ہر رنگ میں کامل تھے کوئی پہلو بھی تو انسانی زندگی کا ایسا نہیں جس میں آپ دوسروں سے پیچھے ہوں یا ان کے برابر ہوں۔ ہر بات میں کمال ہے اور دوسروں سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور ہر خوبی کو اپنی ذات میں جمع کر لیا ہے۔

بے شک بہت سے لوگ ہیں کہ جو اپنی جان کو آرام میں رکھتے ہیں۔ مگر خدا کو ناراض کرتے ہیں۔ لوگوں کو ناخوش کرتے ہیں۔ بعض خدا کو راضی کرنے کی کوشش میں اپنے نفس کو ایسے مصائب میں ڈالتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب بھی نصیب نہیں ہوتا اور آگے سے بھی گمراہ ہوتے جاتے ہیں مگر میرا پیارا ہادی تو ساری دنیا کے لئے ہادی ہو کر آیا تھا وہ کسی خاص طرز یا مذاق کے لوگوں کا راہبر نہ تھا۔ ہر ملک اور قوم کے آدمی اس کی غلامی میں آئے تھے۔ اس نے اپنے اخلاق کا ایک ایسا بے لوث اور مکمل نمونہ دکھایا ہے کہ کوئی آدمی اس کی غلامی میں آئے ناکام و نامراد نہیں رہتا بلکہ اپنے کامل دلی مقصد اور مدعا کو پالیتا ہے۔ درحقیقت تعصب کو ایک طرف رکھ کر اگر دیکھا جائے تو آپ کی یہ صفت ایک ایسی حکیمانہ صفت تھی کہ اس پر جس قدر غور کیا جائے اس کے فوائد زیادہ روشن ہوتے جاتے ہیں۔ ایک ہی نسخہ ہوتا ہے جسے طبیب بھی بتاتا ہے اور ایک بڑھیا بھی بتاتی ہے لیکن وہ طبیب تو حکمت کی بناء پر اسے تجویز کرتا ہے اور بڑھیا صرف اس وجہ سے کہ اسے یا اس کے کسی رشتہ دار کو کبھی اس سے فائدہ پہنچا تھا۔ یہی فرق روحانیت کے مدارج میں بھی ہوتا ہے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرتے ہیں مگر ان کے افعال کی بناء جہالت پر ہوتی ہے اور وہ حکمت سے کام نہیں لیتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاموں کی بناء علم پر تھی۔ آپ خوب جانتے تھے کہ کسی چیز سے اپنی طاقت سے زیادہ کام لینے کے یہ معنی ہیں کہ اسے ہمیشہ کے لئے کام سے معطل کر دیا جائے۔ اس لئے آپ اپنے قویٰ کو برمحل اور برموقع استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے آپؐ سب مقابلہ کرنے والوں سے آگے نکل گئے اور کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جو آپؐ سے آگے نکلنا تو کجا آپ کی برابری بھی کر سکے

موصیان کرام!

آپ جب کبھی ربوہ آئیں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں اور اپنا حساب کتاب درست کروائیں تاکسی قسم کی کوئی دقت نہ پیش آئے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

چیف ادبا فیمی آدو لوود کی پریس کانفرنس تھی۔ پریس کانفرنس کے اختتام کے بعد خاکسار آدو لوود سے گفتگو کر رہا ہے۔ یہ پریس کانفرنس لیگوس سے کچھ دور ایک ہوٹل کے لان میں بڑے ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ کی گئی تھی۔ چیف ادبا فیمی ادو لوود پارلیمنٹ میں حزب اختلاف کے لیڈر تھے اور جیسا کہ حزب اختلاف کا طریق ہے حکومت پر جرح کرنے کے لئے اور اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے انہوں نے یہ پریس کانفرنس منعقد کی تھی۔

یہ چیف ادبا فیمی آدو لوود کون تھے اور کس طرح اس عہدے پر پہنچے؟ نائیجیریا میں سیاست زوروں پر تھی وہاں سیاست کے اصل بانی ہربرٹ میکالے فوت ہو چکے تھے اور ان کی جانشینی میں ڈاکٹر نیمڈی ازکوے کا طوطی بول رہا تھا ان کے نام کا مخفف "زک" زیادہ مشہور تھا اور جب جلوسوں میں زک کی حمایت میں نعرے لگائے جاتے تو اس وقت "زک" کو بھی "زیک" بنا دیا جاتا۔ زک امریکہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ اور بہت بڑے صحافی۔ نائیجیریا میں ان کے پانچ اخبار شائع ہوتے تھے اور اسی لئے انہیں پریس لارڈ کہا جاتا تھا۔

ادبا فیمی آدو لوود ٹریڈ یونینسٹ تھے۔ موٹر ڈرائیوروں کی آواز۔ اور جب انہیں تھوڑا سا صحافت کا چسکا لگا تو انہوں نے نیمڈی ازکوے کی پریس کانفرنسوں کی رپورٹ اخبارات میں شائع کروانی شروع کی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد یہ میدان سیاست میں آ گئے اور ان کا سب سے اہم کارڈ جو انہوں نے کھیلا وہ یہ تھا کہ یوروبا علاقے کے تمام لوگوں کو۔ چاہے مسلمان ہوں یا عیسائی یا بد مذہب۔ ان سب کو اکٹھا کرنے کے لئے ایک ایسوسی ایشن بنائی جس کو اپنے سب سے بڑے جد امجد کے نام سے موسوم کیا۔ اس جد امجد کا نام تھا "اوڈو ڈوا" جو سینکڑوں سال پہلے یوروبا لوگوں کے سربراہ تھے یا نہیں، کیونکہ بعض اوقات ایسی شخصیتیں حقیقت کی بجائے موہوم ہوتی ہیں لیکن بہر حال یوروبا زبان میں اس ایسوسی ایشن کا نام ایگبے یعنی سوسائٹی اومو اوڈو ڈوا کے بچے اوڈو ڈوا کی اولاد۔ چونکہ سب یوروبا اپنے آپ کو اوڈو ڈوا کی اولاد سمجھتے ہیں۔ اس لئے بلا امتیاز مذہب مسلمان عیسائی اور بد مذہب اس پارٹی میں شامل ہو گئے۔

اس سے پہلے ڈاکٹر نیمڈی ازکوے مشرقی نائیجیریا کے باشندے ہونے کے باوجود مغربی نائیجیریا میں بھی خاصے مقبول تھے اور دراصل یہیں ان کا زیادہ اثر تھا چنانچہ ایگبے اومو اوڈو ڈوا نے زک کی پارٹی جسے اس وقت۔ این سی۔ این سی کہا جاتا تھا کو چیلنج کرنا شروع کیا اور اس طرح آہستہ آہستہ مغربی علاقے کو زیادہ سے زیادہ اپنے ساتھ ملا لیا۔ چونکہ شمالی علاقہ بہت بڑا علاقہ تھا اور انہیں ڈر تھا کہ اگر وہ لوگ آگے آ گئے تو چھوٹے صوبے مثلاً مغربی نائیجیریا کو ثانوی حیثیت حاصل رہے گی۔ باوجودیکہ زیادہ لکھے پڑھے لوگ اسی علاقے میں پائے جاتے تھے۔ شمالی علاقے کے مسلمانوں نے اپنے مذہب کو عیسائیت کی یلغار سے بچانے کے لئے ایک لمبے عرصے تک مغربی طرز تعلیم سے اپنے آپ کو بچائے رکھا اور اس طرح ان کے نوجوان اس طرح آگے نہ آ سکے جس طرح مغربی یا مشرقی نائیجیریا کے ڈاکٹر زک اور آدو لوود کا تو آپس میں مقابلہ تھا ہی۔ آدو لوود کی شمالی نائیجیریا کے عمائدین مثلاً سر ڈاڈنا آف سکوٹو اور الحاج ابوبکر طفاوا بالیوا سے بھی ٹھن گئی۔ لیکن بہر حال شمال بہت بڑا علاقہ تھا اور جیسا کہ انہیں خدشہ تھا۔ وہ وفاقی حکومت پر چھا گئے اور سر ابوبکر طفاوا بالیوا وزیراعظم بن گئے۔

اس سے پہلے ایک دفعہ جب پریس نے سالانہ ڈنر کے موقعہ پر وزیراعظم کو مدعو کیا تھا اور یہ ڈنر میری صدارت میں دیا گیا تھا تو میں نے ابوبکر طفاوا بالیوا سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ ایکشن گروپ والے یعنی ادبا فیمی آدو لوود کی پارٹی شمال میں بائیسکل بڑی تعداد میں تقسیم کر رہے ہیں تاکہ وہ وہاں کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے ووٹ حاصل کر سکیں۔ ابوبکر طفاوا بالیوا مسکرائے اور کہنے لگے کہ میں اپنے لوگوں کو خوب جانتا ہوں۔ وہ ان سے سائیکل لے لیں گے اور ووٹ دینے کے لئے جاتے ہوئے سائیکل راستے میں پھینک دیں گے اور جا کر ہمیں ووٹ دے دیں گے۔ چنانچہ ہوا بھی ایسے ہی۔

اس سے پہلے چیف ادبا فیمی اوولوود مغربی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اس سلسلے میں ایک بات پہلے کہی جا چکی ہے کہ جب الافین آف اویو (اویو کے "بادشاہ") کو انہوں نے معطل کیا تو مسلم کانگریس آف نائیجیریا کے وفد نے ان سے دو تین دفعہ ملاقات کی۔ اس وفد میں خاکسار بھی شامل تھا۔ اس وقت انہوں نے بڑی رعونت کے ساتھ کہا کہ ہم لوگوں نے بڑی مشکل میں زندگی گزار کر تعلیم حاصل کی ہے جبکہ مسلمانوں نے تعلیم سے کنی کترائے رکھی ہے۔ اب ہمارا زمانہ ہے اور اس لئے ہم حکومت کر رہے ہیں۔

انہی ایام میں ادبا فیمی آدو لوود نے پاکستان کا بھی دورہ کیا۔ حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اس دورے کے متعلق مجھے ارشاد فرمایا کہ ہمارے غیروں نے آدو لوود کے کان بہت بھرے ہیں آپ ذرا ہوشیار رہیں میں یہ تو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ وہ بلاواسطہ مجھ پر کس طرح ہاتھ ڈال سکیں گے لیکن یہ بات جلد ہی سمجھ میں آ گئی کیونکہ ان کی واپسی کے چند ہی روز بعد امیگریشن آفیسر نے مجھے دفتر میں بلایا اور کہنے لگے کہ اپنا پاسپورٹ یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں نے پاسپورٹ انہیں دے دیا۔ ایک ہفتے کے بعد آنے کے لئے انہوں نے کہا جب میں گیا تو کہنے لگے کہ نہیں ابھی پاسپورٹ ہمارے پاس ہی رہے گا۔ سنا ہے آپ ایک اخبار شائع کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں کرتا تو ہوں۔ کہنے لگے کہ اس اخبار کے شائع کرنے کی آپ کو تو اجازت نہیں ہے۔ میں نے اسی وقت اپنا پاسپورٹ ان کے ہاتھ سے لے کر کھولا اور انہیں دکھایا کہ جہاں میرے قیام نائیجیریا کی شرائط لکھی ہیں ان میں امیگریشن آفس نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے کہ تمہیں اخبار "ٹروتھ" شائع کرنے کی اجازت ہے۔ افسر جن سے گفتگو ہو رہی تھی انگریز تھے۔ پاسپورٹ کا یہ صفحہ دیکھ کر مسکرائے اور پھر خوب ہنسے۔ اور کہنے لگے۔ خیر کوئی تو بات ہو گی لیکن ابھی ہم آپ کو "اے" سرٹیفکیٹ کی بجائے صرف "بی" سرٹیفکیٹ دے سکتے ہیں اور "بی" سرٹیفکیٹ کی وجہ سے آپ کو اتنی رقم ضمانت کے طور پر حکومت کے پاس جمع کروانی پڑے گی۔ اس واقعے سے میں سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو یہ ادبا فیمی آدو لوود کے پاکستانی دورے کا نتیجہ ہے ویسے بھی چونکہ وہ اکثر شمال کی مخالفت کرتے تھے اور شمال میں مسلمانوں کی زیادہ آبادی ہونے کی وجہ سے ہمارا اخبار دی ٹروتھ شمال کی حمایت کرتا تھا یعنی شمال کے خلاف کہی گئی باتوں کا جواب دیتا تھا اس لئے بھی انہیں ہم سے کچھ تھوڑا سا انقباض تھا۔ چنانچہ جب ملی گرام ہم نے نائیجیریا کا دورہ کیا تو ان کے اخبار دی ٹریبیون نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے ایک زبردست ایڈیٹوریل لکھا جس میں میری اچھی خاصی مخالفت کی بلکہ دھمکی آمیز رنگ میں بھی بعض فقرات تحریر کئے

جہاں تک ان کے سیاست میں آنے کا تعلق ہے یہ ایک دھماکے کے ساتھ سیاست میں داخل ہوئے تھے اور ان کا نعرہ تھا۔ "دی مین وِد دی پلین "THE MAN WITH THE PLAN" یعنی ایک ایسا آدمی جس کے پاس ایک منصوبہ ہے۔ اور ایسے نعرہ کا ہمیشہ مطلب یہی ہوتا ہے کہ ملک کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو کچھ ہونا چاہیئے صرف یہی شخص کر سکتا ہے اپنے آپ کو زیادہ معروف اور مقبول بنانے کے لئے انہوں نے انگلستان کے اخبارات میں بھی بہت بڑے بڑے اشتہارات شائع کئے اور نائیجیریا میں سکائی رائیٹنگ کروائی (SKY WRITING) سکائی رائیٹنگ کا مطلب یہ ہے کہ ہوائی جہاز فضاء میں جا کر دھوئیں سے کچھ الفاظ لکھتا ہے اور وہ بڑی آسانی کے ساتھ پڑھے جا سکتے ہیں مثلاً جب انہوں نے سکائی رائیٹنگ کروائی تو فضاء میں "اے۔ جی" لکھا جاتا تھا۔ اے۔ جی کا مطلب تھا ایکشن گروپ یا ان کا اپنا نام آدو AWO لکھا جاتا تھا چونکہ یہ باتیں سب سے پہلے آدو لوود ہی نے کیں۔ اس لئے یہ خاصے معروف اور مقبول ہو گئے لیکن حزب اختلاف کی حیثیت سے ان پر بغاوت کا مقدمہ چلا تو انہیں دس سال قید کی سزا سنائی گئی جس کا خاصا عرصہ انہوں نے قید میں گذارا۔ لیکن دس سال سے پہلے ہی رہا ہو کر پھر سیاست میں حصہ لینا شروع کیا تو حزب اختلاف کے لیڈر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

کہتے ہیں کہ ایک پریس میٹنگ کے موقعہ پر انہوں نے تین انگلیاں کھڑی کر کے نعرہ لگایا۔ لوگ حیران تھے کہ چرچل نے تو دو انگلیاں کھڑی کر کے "وی" بنایا تھا جس کے معنے وکٹری ہے۔ انہوں نے تین انگلیاں کھڑی کر کے یا ڈبلیو بنایا ہے یا دو "وی" بنائے ہیں۔ ڈبلیو کے تو کوئی معنے سامنے نہیں آ رہے تھے۔ دو "وی" بنانے کا مطلب یہ تھا کہ ہم وکٹری بھی حاصل کریں گے یعنی فتح بھی حاصل کریں گے اور فتح بھی ہماری خاصی نمایاں ہو گی۔ ایسی فتح جسے دو دفعہ کی فتح کہا جا سکے اور اس میں کیا شک ہے کہ سیاست میں جو کردار انہوں نے ادا کیا اور جس طرح معروف اور مقبول ہوئے ایسا ہی لگتا تھا کہ یہ انسان خاص دماغ کا مالک ہے اور دماغ میں سیاست کے علاوہ اور شاید کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پریس کانفرنس کے علاوہ جس کی تصویر اس وقت پیش نظر ہے خاکسار ایک دفعہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ان کے گھر پر بھی جا کر ملا۔ وہاں بھی ان سے تنہائی میں گفتگو ہوتی رہی۔ پاکستان کا بھی ذکر آیا۔ نائیجیریا کے حالات بھی زیر گفتگو آئے اگرچہ وہاں پر ملنا اتنا آسان تو نہیں تھا نہایت مصروف آدمی اور ملنے والوں کی قطاریں لگی ہوئیں لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب پیغام بھجوایا گیا کہ میں اپنے دو دوستوں کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں تو انہوں نے فوراً ایک الگ کمرے میں جا کر ہمیں بلا لیا اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سیاست جو کچھ بھی ہو اس وقت انہوں نے نہایت اچھا رویہ دکھایا۔ پاکستان کا ذکر بھی بہت اچھی طرح کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ پاکستان کے نظریے سے بہت متاثر ہیں اور پاکستان سے بہت کچھ سیکھ کر گئے ہیں۔ اب تو سنا ہے وفات پا چکے ہیں لیکن جب تک زندہ رہے ایسا لگتا تھا کہ پارہ کی طرح بے قراری ہے۔ اور کوئی منزل ایسی نہیں جسے حاصل کرنے کے بعد وہ کہہ سکیں کہ بس اب اور آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں یا سکت نہیں ہے ساری عمر انہوں نے سیاست میں اپنا زور دکھایا اور ہر طرح کے حالات میں سے گذر کر پھر ابھرتے رہے۔ جس طرح ان کا کہنا تھا کہ وہ "دی مین ود دی پلین" ہیں۔ انہوں نے کئی نئی باتوں کا آغاز کر کے ثابت کر دیا کہ وہ واقعی سوچ سکتے ہیں۔

اور ان کی سوچ ملک کو آگے بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہے چنانچہ مغربی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ بنتے ہی انہوں نے سب سے پہلے تعلیم کی طرف توجہ دی اور سارے صوبے میں تعلیم کا ایسا انتظام کیا کہ ہر دوسرے تیسرے گاؤں میں سکول کھل سکے اور ان تمام سکولوں کے لئے حکومت نے عمارت بنانے کا خرچ بھی ادا کیا اور تمام طلباء کو ان کی کتابیں کاپیاں پنسلیں وغیرہ مفت دیں چنانچہ جب یہ سکول تقسیم کئے گئے تو ان میں سے آٹھ سکول احمدیہ جماعت کے حصے میں آئے۔ ہمارے پاس دو سکول تو پہلے ہی تھے۔ یہ آٹھ تھے اور اس طرح ہمارے دس سکول ہو گئے۔ اور چونکہ تمام سکولوں کے لئے وہ مکمل ساز و سامان مہیا کرتے تھے اس لئے ان سکولوں کے مالکان کے دفاتر کتابوں کاپیوں اور پنسلوں سے بھر جایا کرتے تھے۔ بہت بڑا خرچ تھا لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ نائیجیریا کو تعلیم کی بہت ضرورت ہے اور جب تک ہر شخص کے لئے تعلیم کی آسانی مہیا نہ کی جائے اس وقت تک یہ بات ممکن نہیں ہو سکتی کہ یہاں کی تعلیمی شرح بڑھائی جائے۔

اسی طرح بعض اور منصوبے بھی خاصے مقبول ہوئے اور ان سے نائیجیریا کو خاصا فائدہ بھی پہنچا۔

اس تصویر میں ہم دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہیں گفتگو کرتے ہوئے ہنس رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکستان کی کسی بات سے متاثر ہو کر اس کا ذکر کر رہے تھے اور اس میں اتنی دلچسپی لے رہے تھے۔ کہ میں ان کی اس دلچسپی کی وجہ سے خوش تھا اور ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔

جس روز چیف اوبافیمی آوولووو کو دس سال قید کی سزا سنائی جانی تھی اس دن عدالت کے باہر بہت زبردست پہرہ لگا ہوا تھا اس بات کا خدشہ تھا کہ کہیں ان کے ساتھی عدالت پر دھاوا نہ بول دیں اور فیصلہ سنانے والے منصفین کو کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچائیں۔ اس سے ایک دو روز بعد بھارت کے ایک سابق چیف جسٹس نائیجیریا تشریف لائے تو انہوں نے فیڈرل پیلس ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں میں بھی موجود تھا۔ میں نے ان سے یہ سوال کیا کہ کیا ان کے خیال میں عدالت کو اپنے فیصلے سے حکومت کو قبل از وقت آگاہ کر دینا مناسب ہے یا نہیں۔ مقصد یہ تھا کہ اوولووو کو سزا سنائی جانے سے پہلے جو عدالت کے باہر پہرہ لگایا گیا تھا۔ وہ اسی طرح ممکن ہو سکا کہ عدالت نے اپنے فیصلے سے حکومت کو آگاہ کر دیا تھا کہ ہم سزا سنانے والے ہیں اور حکومت نے پھر انتظامات کر لئے۔ تو بھارت کے سابق چیف جسٹس نے بہت اچھے رنگ میں یہ بات بیان کی کہ عدالت اور حکومت دو اتنے الگ الگ شعبے نہیں ہیں کہ وہ اس بات کا لحاظ نہ رکھیں کہ ان کے قانون یا ان کے فیصلے سے دوسروں پر کیا اثر پڑے گا۔ انہیں اس بات کا یقیناً خیال رکھنا پڑتا ہے۔ عدالت کو خاص طور پر اس لئے کہ اگر ہنگامہ ہو جائے تو عدالت نے اسے فرو نہیں کرنا۔ نہ عدالت کے پاس کوئی ایسے اختیارات ہیں کہ فرو کر سکے۔ اسے فرو کرنے کے لئے حکومت ہی کو کارروائی کرنی پڑے گی۔ اور چونکہ ایسے فیصلہ جات میں ہنگاموں کا امکان ہوتا ہے اس لئے ہنگامے روکنے کے لئے یا ہنگامہ ہو جائے تو اسے فرو کرنے کے لئے حکومت کو پہلے سے فیصلہ سے مطلع کیا جانا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھارت کے سابق چیف جسٹس کا یہ جواب سن کر صحافیوں کی اکثریت اس بات سے مطمئن ہو گئی کہ اگر عدالت نے حکومت کو قبل از وقت اطلاع دے دی تھی۔ تو یہ اقدام نہایت مناسب تھا۔

یہاں ایک واقعہ کا بھی ذکر ہو جائے سیاسی ہنگامے کے دوران لوگ خاصا شور مچایا کرتے تھے۔ اور سروں پر پٹیاں باندھ کر رقص کرتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے سارے شہر میں دوڑتے پھرتے تھے۔ ایک دن احمدیہ مشن لیگوس کے قریب ہی آوولووو کی پارٹی کا جلسہ تھا۔ ہم لوگ تین چار افراد۔ دعوت الی اللہ کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر جب اس میدان کے قریب سے گذرے تو ہم نے دیکھا کہ لوگوں نے بڑے بڑے چھرے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں اور وہ صرف نیکریں پہنے ہوئے جنگ کے موڈ میں دکھائی دیتے ہیں۔ زور زور سے نعرے لگاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ دوڑ رہے تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص ہماری طرف بھی بھاگا۔ میرے سوا باقی تو سارے نائیجیریا ہی کے باشندے تھے لیکن بہرحال جب وہ ہماری طرف بھاگا تو ہم دوڑ کر ایک دکان میں داخل ہو گئے اور اس دکان والے نے دروازے کے سامنے کھڑا ہو کر اس شخص کو اندر آنے سے روکا۔ جب جلسہ شروع ہو گیا اور وہ شخص بھی جلسے میں شامل ہونے کے لئے میدان میں چلا گیا تو ہم دکان میں سے نکل کر واپس مشن ہاؤس خدا کے فضل سے۔ بخیریت پہنچ گئے۔ یہ ان دنوں کی سیاسی فضاء کی ایک ہلکی سی جھلک تھی

آپ کا خط ملا

محترم مولانا بشیر احمد خان رفیق لندن سے لکھتے ہیں:۔

الفضل روزانہ آتا ہے۔ سب سے پہلے تمام ڈاک کو چھوڑ کر الفضل پڑھتا ہوں۔ اخبار تو ایک ہی دن کا ہوتا ہے لیکن آپ سے ملاقات کئی بار ہو جاتی ہے۔ اداریہ کی صورت میں۔ قطعہ کی صورت میں۔ نظم کی صورت میں۔ کاغذی ہے پیرہن کی صورت میں۔ ن۔ س کے نام سے۔ ابوالاقبال کے نام سے۔ اور سارا وقت جب الفضل کا مطالعہ جاری رہتا ہے یوں لگتا ہے آپ سامنے بیٹھے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ آپ اتنے سارے مضامین کیسے لکھ لیتے ہیں۔ اور ذہن میں خیالات کی اس قدر یلغار کیسے آتی ہے اور غزلوں میں نئے نئے مضامین کی آمد کیونکر ہوتی ہے۔ یہ تو آپ ہی جانتے ہوں گے مجھے تو یہ بے حد غیر معمولی لگتا ہے اور اتنا کچھ ایک ہی دن میں کر گذرنا میرے لئے تو ناممکن ہی ہے۔ ایک مضمون بھیج رہا ہے۔ گر قبول افتد ....

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب یوں تو میرے بزرگ ہیں لیکن ان سے میرے محبتانہ تعلقات پر اب ۳۱ سال بیت گئے ہیں۔ ان سے مشن کے احاطہ میں گاہے گاہے ملاقات ہو جاتی ہے۔ آپ کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے اور آپ کی یاد کی جگالی ہم ضرور کر لیتے ہیں۔ اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے جاتا تھا۔ وہاں حضور نے از راہ شفقت میری بھی تقریر منظور فرمائی تھی۔ ایک سعادت یہ نصیب ہوئی کہ میں حضور کے مقدس قافلہ میں شامل کیا گیا۔ جگہ جگہ محافل عرفان ہوئیں۔ حضور کی تقاریر ہوئیں۔ حضور کے تبحر علمی۔ مسکت جوابات۔ نئے نئے پُر معارف مضامین اور انگریزی زبان پر قدرت سے جو روحانی رفعت نصیب ہوتی رہی وہ محض اللہ تعالیٰ کا مجھ پر فضل اور احسان تھا۔ اور اس کی لذت ابھی تک میرے دل و دماغ کو معطر کر رہی ہے۔

کبھی ہمارے مشترکہ دوست بشارت احمد بشیر صاحب سے ملاقات ہو تو خاکسار کا محبت بھرا سلام انہیں دے کر ممنون فرمائیں۔

عزیزہ شازیہ مقصود ربوہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی طالبہ ہیں۔ آپ نے اپنے داخلے کی روداد لکھتے ہوئے بتلایا ہے کہ کس طرح انہیں F.Sc کا امتحان دینا پڑا۔ اور آخر دعاؤں نے محنت کا ساتھ دیا تو اللہ کے فضل سے داخلہ مل گیا۔

آپ نے اپنی ساری دعائیں بھی تحریر کی ہیں جن کے اعادہ کی یہاں ضرورت نہیں۔ آخر پر وہ لکھتی ہیں:

مقصد یہ ہے کہ ہمیں اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے بہت محنت کرنی چاہئے

باقی صے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات سے

وفاقی دارالحکومت کا جنسی سکینڈل

گارڈین

لندن (نمائندہ جنگ) پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد جنسی سکینڈل کی وجہ سے بری طرح ہل گیا ہے جس کے مطابق ایک نائیکہ مادام طاہرہ نے ایک ممتاز عالم دین جو سینٹ کے رکن بھی ہیں اور اسلامی جمہوری اتحاد کے کئی دیگر اراکین کو ملوث کیا گیا ہے۔ پاکستان میں بھی اس جنسی سکینڈل کا بڑا چرچا ہے اور سینٹ میں بھی اس کی صدائے بازگشت سنی گئی۔ لندن کے روزنامہ گارڈین کے مطابق مادام طاہرہ کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ رپورٹ کے مطابق مادام طاہرہ نے الزام لگایا ہے کہ اس کے گاہکوں میں سینٹ کے رکن جنہوں نے شریعت بل پیش کیا تھا شامل ہیں۔ شاتم رسولؐ سلمان رشدی کے خلاف مہم چلانے والا ایک لیڈر، اسلامی عدالت کا ایک جج، وفاقی حکومت کا ایک وزیر، اسلامی جمہوری اتحاد کے متعدد اراکین پارلیمنٹ اور کئی سیاست دان بھی اس جنسی سکینڈل کی زد میں آگئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اب تک صرف مولانا سمیع الحق نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مادام طاہرہ لاہور کی ایک رقاصہ ہے ان سے ملاقات کرنے والے صحافیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلا کی جرات مند اور صاف گو ہے۔ لندن کے نامہ نگار نے اپنی ایک تازہ رپورٹ میں کہا ہے کہ جنسی خواہشات کی تسکین پاکستان میں خلاف قانون نہیں ہے لیکن اس کی عام تشہیر یہاں نہیں ہوتی۔ چنانچہ اخبارات کو یہ نادر موقع ملا ہے کہ وہ ذرا کھل کے اس کا تذکرہ کر سکیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۶ نومبر ۱۹۹۱ء)

بی بی سی

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کو ایک جنسی سکینڈل نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق اس سکینڈل نے اس وقت سنسنی پھیلا دی جب عصمت فروشی کا ایک اڈہ چلانے والی عورت میڈم طاہرہ نے اپنی گرفتاری کے بعد پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران یہ الزام لگایا کہ بعض ممتاز علماء اور حکومت کے چند اعلیٰ سیاست دان اس کے گاہکوں میں شامل ہیں۔ بی بی سی کے مطابق اخباروں کو یہ نادر موقع ملا ہے کہ وہ کھل کر اس کا تذکرہ کر سکیں سکینڈل کا مرکز ۳۳ سالہ میڈم طاہرہ ہیں جو کبھی ایک رقاصہ تھیں اور اب اسلام آباد کے ایک بڑے شاندار علاقے میں قحبہ خانہ چلاتی ہیں۔ انہیں گذشتہ مہینے ان کے مکان پر ہلہ بول کر گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور انہوں نے پولیس کو اپنے بعض دلچسپ اور حیرت انگیز گاہکوں کے بارے میں معلومات دیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک وفاقی وزیر سمیت کئی وزیر بھی ان کے باقاعدہ گاہکوں میں سے ہیں لیکن اس سکینڈل میں سینیٹر مولانا سمیع الحق کا نام آنے سے تہلکہ مچ گیا جو ایک ممتاز سیاست دان اور متقدر عالم ہیں۔ میڈم طاہرہ نے ان کا براہ راست نام تو نہیں لیا لیکن اشارۃً پتہ بتا دیا کہ سینیٹر سمیع الحق کی پارٹی کو اس کی تردید میں بیان جاری کرنا پڑا۔ بی بی سی کے مطابق سکینڈل کی اس پوری خبر کے بارے میں دال میں کچھ کالا نظر آتا ہے۔ میڈم طاہرہ پر قحبہ چلانے کی فردِ جرم عائد نہیں کی گئی بلکہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے کی فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ انکے اقبال جرم کو پولیس نے بغل میں ٹیپ ریکارڈ پر ریکارڈ کر لیا جو ایک غیر معمولی کارروائی تھی اور پھر اسے اخباروں کو لیک آؤٹ کر دیا۔ بی بی سی کے مطابق پاکستان میں قحبہ خانے یقیناً موجود ہیں اور اہم شخصیتیں وقتاً فوقتاً ان کو نوازتی بھی رہتی ہیں تاہم شبہ یہ ہے کہ شاید سینیٹر سمیع الحق کو بدنام کرنے کی ایک دانستہ کوشش ہے۔

دریں اثناء سینٹ میں تقریر کرتے ہوئے سینیٹر سمیع الحق نے اپنے خلاف الزامات کی سخت تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان لوگوں کی پہلے سے سوچی سمجھی تدبیر ہے جو ملک میں عریانی اور فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں۔ تاکہ مجھے اسلامی اقدار رائج کرنے کے لئے جدوجہد سے روکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی یہ جدوجہد ترک نہیں کریں گے۔ انہوں نے اخباروں پر زبانی حملہ کیا جنہوں نے ان کے مطابق اس گندگی کو اچھالا ہے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور ۶ نومبر ۱۹۹۱ء)

وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار خان نیازی

عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ گندی عورت جو خود اعترافاتِ گناہ کر رہی ہے سب سے پہلے تو اسی کو سنگسار کرنا چاہیئے۔ اسلام آباد جنسی سکینڈل میں سینیٹر سمیع الحق کو کسی سازش کے تحت ملوث کیا جا رہا ہے۔ اخبار نویس احتیاط سے کام لیں۔ صحافی کا مقام امانت و دیانت ہے انہیں تصدیق کر کے بات شائع کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایف آئی آر جو تھانے میں درج ہوئی ہے اخبارات اسے مکمل طور پر شائع کرنے لگیں تو قیامت آجائے گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۷ نومبر ۱۹۹۱ء ص۱)

وائس آف امریکہ

پاکستان میں ایک رقاصہ کے سکینڈل نے وزیر اعظم نواز شریف کی اسلام پسند حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ قحبہ چلانے والی اس رقاصہ نے گزشتہ ہفتے اپنی گرفتاری کے بعد الزام لگایا تھا کہ ملک کے سرکردہ قانون ساز اور مذہبی رہنما اس کے گاہکوں میں شامل ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق طاہرہ کا کہنا ہے کہ اسلام آباد میں اس کے ڈیرے پر بکثرت آنے والوں میں ایک وفاقی وزیر اور ایسے دوسرے ارکان پارلیمنٹ شامل ہیں جو ملک کو زیادہ سے زیادہ اسلامی بنانے پر زور دیتے رہتے ہیں۔ طاہرہ نے بتایا کہ اس کے گاہکوں میں شرعی عدالت کا ایک جج اور ایسے قانون ساز بھی تھے۔ جنہوں نے ۱۹۸۹ء میں شاتم رسول سلمان رشدی کے خلاف ملک گیر مظاہروں کی قیادت کی تھی۔ ریڈیو کے مطابق آئی جے آئی کی حکومت کی جانب سے طاہرہ کے الزامات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ جو پہلے ہی اندرونی جھگڑوں کواپریٹو مالی اداروں کے سکینڈلوں کی زد میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۷ نومبر ۱۹۹۱ء ص۵)

خلا اور امن عالم

گذشتہ جمعرات کے روز ۷ نومبر ۹۱ء کو پاکستان نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ خلا کو خاص طور پر امن کے قیام کے لئے مختص کر دیا جائے۔ کیونکہ اس وقت ساری دنیا میں حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ ماحول امن ہی کی ضمانت دیتا نظر آ رہا ہے۔ اگر اس خطے کو بھی فوجی اغراض کے لئے استعمال کرنے کا سوچا گیا تو امن کی کوششوں کو دھچکا پہنچے گا۔ یہ بات پاکستانی نمائندے جسٹس میاں فضل محمود نے جنرل اسمبلی کی سپیشل پولیٹیکل کمیٹی سے کہی۔ اس کمیٹی میں اس بات پر گفت و شنید ہو رہی تھی کہ خلاء کو امن کے لئے مختص کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جنگی اسلحہ کی دوڑ کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہی ایک ایسی چیز ہے جس سے عالمی برادری کا آپس میں اتفاق ہو سکتا ہے۔ پاکستانی نمائندے نے اس بات پر زور دیا کہ جنیوا میں جو کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں اسلحہ کی تحقیق پر زور دیا جائے گا۔ اس میں یہ معاملہ پر زور طریق پر اٹھایا جانا چاہیئے۔

انہوں نے مزید کہا کہ امن انسان کا عالمی ورثہ ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خلاء کو امن کے علاوہ کسی اور غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ کا خلائی پروگرام اب خاصا وسیع ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بات باعث تشویش ہے کہ اگرچہ بار بار اس سلسلے میں اپیلیں کی گئی ہیں۔ جسقدر اسکے لئے فنڈ کی ضرورت ہے وہ آسانی سے مہیا نہیں ہو رہا۔ پاکستان اس سلسلے میں حتی الامکان مالی مدد کرتا رہتا ہے۔ اور ایسا ۱۹۸۴ء سے کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مختلف پروگراموں میں ایک دوسرے سے منسلک کر کے اقوام متحدہ بہتر نتائج حاصل کر سکتا ہے۔ پاکستان تو اس معاملہ کو خاصی اہمیت دیتا ہے اور عالمی برادری کے آپس میں تعاون کی ضرورت کو محسوس بھی کرتا ہے اور اس سلسلے میں اس سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وہ بھی کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ کی وہ کمیٹی جو خلاء کی قانونی حیثیت پر غور کر رہی ہے۔ اس نے ابھی تک اپنا کام مکمل نہیں کیا۔

جسٹس فضل محمود نے یہ بھی کہا کہ خلا سے پیدا ہونے والا کوڑا کرکٹ اور اسکے ارد گرد گھومنے والے سیٹلائٹ کو سائنسی اور تکنیکی طریقوں پر استعمال کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۸۶ میں

نسرین قمر زوجہ عبدالقدیر قمر قوم ارائیں پیشہ معلمہ عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن شرق پور کلاں شریف ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک عدد انگوٹھی مالیتی ۱۱۰۰/- روپے اور حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نسرین قمر زوجہ عبدالقدیر قمر مربی سلسلہ نزد کھاٹ روڈ محلہ برکت پورہ شرق پور کلاں ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالقدیر قمر وصیت نمبر ۲۶۵۲۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک محمد شہباز وصیت نمبر ۲۶۲۶۴۔

مسل نمبر ۲۸۱۸۷ میں

بشریٰ مبارک زوجہ مبارک احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد بھکی روڈ شہر و ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۸۰۰/- روپے وصول شدہ (۲) طلائی زیور ۳ تولہ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشریٰ مبارک زوجہ مبارک احمد ناصر آباد بھکی روڈ شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک بشیر منظور سیکرٹری مال شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲۔ افضال احمد رؤف مربی سلسلہ شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۸۸ میں

نذیر احمد ولد غلام رسول صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۴۳/گ ب حال فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین جو والدین کی طرف سے ملے گی ۸ کنال مالیتی ۵۰۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نذیر احمد معرفت روپ سنگھار اینڈ بیوٹی سنٹر گلی نمبر ۹ محلہ فتح آباد فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام نبی وصیت نمبر ۲۱۰۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فضل کریم ولد امام دین گلی نمبر ۳ محلہ شریف پورہ فیصل آباد

مسل نمبر ۲۸۱۸۹ میں

رشیدہ بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۴۳/گ ب حال فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۴ تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ (۳) زرعی زمین ۱۲ کنال واقع چک نمبر ۲۴۳/گ ب مالیتی ستر ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ میں اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ رشیدہ بیگم معرفت روپ سنگھار اینڈ بیوٹی سنٹر گلی نمبر ۹ محلہ فتح آباد روڈ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ غلام نبی وصیت نمبر ۲۱۰۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ فضل کریم ولد امام دین گلی نمبر ۳ محلہ شریف پورہ فیصل آباد

مسل نمبر ۲۸۱۹۰ میں

راشد ارشد خان ولد محمد ارشد خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۸/ڈی پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۱-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ راشد ارشد خان ۱۵۸/ڈی پیپلز کالونی فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد افضل خان وصیت نمبر ۲۴۶۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا محمد ارشد خان وصیت نمبر ۱۹۶۹۰۔

مسل نمبر ۲۸۱۹۱ میں

منیر الدین ولد شمس الدین قوم سیال پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوڑے والا ضلع وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۸-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۲۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

لیکن دعا کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے اور اگر محنت کے باوجود اپنا مقصد پورا ہوتا نظر نہ آئے تو مایوس بالکل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خدا تعالیٰ سے مدد کی درخواست کرنی چاہیئے کہ خلوص دل اور کامل یقین کے ساتھ کی جانے والی دعائیں وہ رحمان کبھی رد نہیں کرتا۔ لیکن خدا تعالیٰ پہ پورا یقین ہونا چاہیئے کہ وہ ہماری دعا ضرور قبول کرے گا کہ اس کے حضور بہایا جانے والا آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی وہ ضائع نہیں جانے دیتا اور اگر دعا ہماری خواہش کے مطابق پوری نہ ہو تو اس سے بدظن نہیں ہونا چاہیئے

دراصل اس میں بھی ہمارے لئے بہتری ہی ہوتی ہے۔ صرف ہم سمجھتے نہیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے نائب صدر مولانا سمیع الحق نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عہدہ میرے لئے کلنک کا ٹیکہ بنا ہوا ہے۔ "گناہ بے لذت" کا مزید بوجھ اٹھانے کی اب مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی کے آئی جے آئی میں رہنے کا فیصلہ پارٹی کی جنرل کونسل کرے گی۔

○ پاک فوج کے سابق سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اب بھی وہی کچھ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی بجائے اکٹھے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ شروع کر لینا اور بات ہے جیتنا اور بات ہے۔ زیادہ فوج ہونے کے باوجود بھارت پاکستان کو شکست نہیں دے سکتا۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی متنازعہ تقریر کا کیسٹ آج سینیٹرز لاؤنج میں سینیٹروں کو سنوایا گیا۔ سینیٹروں کی اکثریت نے دلچسپی نہیں لی۔ اکثر نے بعد میں تبصرہ کیا کہ اس میں کوئی قابل ذکر بات نہیں تھی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعظم کے خلاف خود ان کا مقرر کردہ تحقیقاتی کمیشن تسلیم نہیں کرتے لیکن اس کا بائیکاٹ نہیں کریں گے اور کمیشن کو ۲۵ نکاتی سوالنامہ پیش کریں گے

○ سابق اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار نے صدر سے کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم اور ان کے ساتھیوں کے خلاف ریفرنس پیش کریں عدالتی کمیشن پر ہمیں اعتماد نہیں ہے۔ کیونکہ یہ کمیشن خود وزیر اعظم نے بنایا ہے جن کے خلاف الزامات ہیں وزیر اعظم کا مقصد بے گناہی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر جیسا جرم صدر کے داماد سے بھی سرزد ہوا ہے لیکن ان کے خلاف کوئی ریفرنس دائر نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اگر شریعت اس ملک کا سپریم لاء ہے تو صدر اور وزیر اعظم کو ننگے پاؤں عدالت میں پیش ہونا پڑے گا۔

○ لاہور شہر میں ہزاروں راہ گیروں کی موجودگی میں ڈرائیور کو قتل کرکے کیش وین لوٹ لی گئی ڈاکو ہسپتال وین سے تین لاکھ نو ہزار روپے لوٹ کر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ ڈرائیور کی ہلاکت کے بعد شہر کے متعدد ہسپتالوں سے ہڑتالی ملازم سڑکوں پر آگئے گورنر ہاؤس کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔

○ پولیس گاڑی میں سوار افراد نے ایم پی اے شفقت عباس ربیرہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔

○ صدر اسحاق ۲۶ نومبر کو پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کریں گے۔ خیال ہے کہ پی ڈی اے کے اراکین قومی اسمبلی و سینیٹ احتجاجی بائیکاٹ کریں گے۔

○ سینیٹ میں وقفہ سوالات معطل کرنے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔

○ کراچی میں خواجہ اجمیر نگری کے علاقے میں ۸ مسلح افراد اہل خانہ کو یرغمال بنا کر دو گھنٹہ لوٹ مار کرتے رہے۔

○ سکھر سے اغوا ہونے والے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ڈاکٹر گلزار شیخ کے علاوہ لاڑکانہ سکھر شکارپور روڈ سے متعدد افراد کو اغوا کرنے والے ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لئے سول آرمڈ فورسز نے اوباڑو سے لے کر سکرنڈ کشمور تک مختلف گھنے جنگلوں اور جھیلوں کو گھیرے میں لے کر زبردست کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس بار بھرپور آپریشن کا آغاز ان لوگوں کی گرفتاری سے کیا گیا ہے جو ڈاکوؤں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

○ اس سال موسم سرما میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔

غیر ملکی خبریں

○ اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حامد الغابد نے بابری مسجد کی بے حرمتی اور اسے شہید کرنے کی کوششوں کی مذمت کی ہے۔ جدہ سے آنے والے ایک پیغام میں انہوں نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کو اس صورت حال کو روکنا چاہئے اور اس کے لئے ہر ممکن ضروری اقدام کرنا چاہئے۔ سیکرٹری جنرل نے کہا کہ اسلامی کانفرنس مسلمان اقلیت کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

○ بھارت کے شہر بنارس میں ہندو مسلم فسادات میں ۵ افراد ہلاک اور ۹ زخمی ہو گئے۔ شہر میں فوری طور پر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ چند روز قبل بھی ۹ افراد کی ہلاکت کے بعد کرفیو نافذ کیا گیا تھا جو حال ہی میں اٹھایا گیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد کے واقعات میں ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں ۷ سکھ ہیں۔ اس سال میں اب تک بھارتی پنجاب میں تشدد کے ان واقعات میں چار ہزار تین سو دس افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ سوویت یونین میں دکانوں کو نجی مالکان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ماسکو میں واقع ساڑھے چار ہزار دکانوں کو ملازمین کے حوالے کیا جائے گا یا نیلام کر دیا جائے گا۔

○ کمبوڈیا کے شہزادہ سہانوک ۱۲ سالہ جلاوطنی کے بعد کمبوڈیا پہنچ رہے ہیں۔ ان کا زبردست استقبال کیا جا رہا ہے۔ وہ چار جماعتی سپریم کونسل کے قائد ہیں۔

بقیہ صک سے آگے

وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منیر احمد سیال مکان نمبر ۷ ۶ بلاک K بورے والا ضلع وہاڑی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شمس الدین سیال والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ظہور احمد ولد بشیر احمد مربی سلسلہ

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

پتہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

• بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
• بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
• کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
• چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
• بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
• مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
• سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
• آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
• بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۰۔ لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ ۰۔ فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۰۔ راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۰۔ پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۰۔ کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۰۔ ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۰۔ کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۰۔ حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۰۔ سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۰۔ گوجرانوالہ:۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ۷۷۱-۶۰۶